2606 ـ دل میں جہاد کرنے کے شوق کا معنی، اور دعوت و تبلیغ اور جہاد میں تطبیق

سوال

میں یونیورسٹی کا طالب علم ہوں، اور ایك یونیورسٹی میں کمپیوٹر انجنیرنگ کر رہا ہوں، ان شاء اللہ آئندہ برس فارغ ہو جاؤں گا، الحمد للہ میں شادی شدہ ہوں، اور ان شاء اللہ بچے کا انتظار ہے.
میں دینی امور سیکھنے کی کوشش اور انہیں سلف کے منہج پر لاگو کرنے کی جدوجہد کرتا ہوں، میں جانتا ہوں کہ صحیح اور سیدھا راستہ یہی ہے، لیکن ایك جہاد کا موضوع ایسا ہے جو میری سمجھ سے بالا تر ہے، اللہ کی مشیئت سے آپ مجھے درج ذیل امور کے متعلق نصیحت فرمائیں:
1 ـ جہادی سلسلے میں مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے؟
2 ـ صحیح مسلم کی اس حدیث کا معنی کیا ہے: ؟
" جو شخص جہاد کیے بغیر فوت ہوا یا اس کے دل میں کبھی جہاد کی سوچ بھی پیدا نہ ہوئی تو وہ نفاق کی ایك قسم پر مرا"
3 ـ میں اپنے آپ کو جہاد کے لیے کس طرح تیار کر سکتا ہوں؟
4 ـ میں حصول علم اور دعوت و تبلیغ اور جہاد کے درمیان تطبیق کس طرح کر سکتا ہوں ؟
گزارش ہے کہ مندرجہ بالا سوالات کا جواب دیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں کہا ہے:

جہاد کیے بغیر یا دل میں جہاد کرنے کی خواہش لائے بغیر مرنے والے شخص کی مذمت کا باب.

پھر اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث روایت کی ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے نہ تو جہاد کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کرنے کی خواہش پیدا ہوئی اور وہ مر گیا تو وہ نفاق کی ایك نوع اور قسم پرمرا"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (3533).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا کرنے والا شخص جہاد سے پیچھے رہنے والے منافقین سے اس وصف میں مشابہت رکھتا ہے، کیونکہ جہاد ترک کرنا نفاق کی ایک قسم ہے.

اور اس حدیث میں ہے کہ: جس نے بھی کسی عبادت کی نیت کی اور اسے کرنےسے قبل فوت ہوگیا تو اسے اس طرح قابل مذمت نہیں ٹھرایا جائے گا جس طرح یہ نیت کیے بغیر مرنے والا قابل مذمت ہوتا ہے.

اور سنن نسائی کے حاشیہ میں سندی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کا خیال پیدا ہوا "

یہ تحدیث سے ہے، کہا گیا ہے کہ: وہ اپنے دل میں یہ کہے کہ کاش میں بھی غازی اور مجاہد ہوتا، یا اس سے مراد یہ ہے کہ: اس نے جہاد کی نیت ہی نہ کی، اور اس کی علامت جہاد کے لیے آلات تیار کرنا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے تیاری بھی کرتے.

اور جہاد کے لیےنفس کو تیار کرنے کے کئی ایک امور ہیں، جن میں سے کچھ ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

جہاد کی فضیلت اور اس کے احکام کی معرفت حاصل کرنا، اور نفس کو ہر قسم کی اطاعت و عبادات کے ساتھ تیار کرنا، اور قربانی دیتے پر اس کی تربیت کرنا، اور اسے ایثار کرنے کی ترغیب اور اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دینا، اور اسی طرح مجاہدین اور اسلام کے ہیرو اور قائدین اور معرکوں کی سیرت کا مطالعہ کرنا.

اور بار بار دل میں یہ بات لائی جائے کہ اگر کوئی جہاد کرنےوالا آیا اور جہاد شروع ہوا، اور جہاد کا کوئی راستہ نکلا اور استطاعت ہوئی تو وہ ضرور جہاد کے لیے نکلےگا، اور اسے میدان جنگ سے بھاگنے والے کا گناہ اور کفار کے سامنے سے فرار ہونے والے کی معصیت کا علم ہونا چاہیے، اور مکی اور مدنی دور کی سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنا چاہیے، اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہونے والے غزوات اور معرکوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے، اوراسے علم ہونا چاہیے کہ یہ کس طرح ہوا، اور اس کی ابتداء کیسے ہوئی، اور تیاری کس طرح کی جاتی تھی، اور سبب کیسے اپنائے جاتے تھے.

اور جہاد میں مرحلاتی مسائل کی سمجھ ہونی چاہیے، کہ سب سے پہلے قریبی دشمن سے شروع کیا جائے، اور پھر سب مشرکوں سے قتال ہو، اور نفاق کی حرکتوں سے اجتناب کیا جائے، اور جہاد کی چاروں اقسام، شیطان اور نفس کے ساتھ جہاد، اور کفار اور منافقوں کے ساتھ جہاد کو پورا کیا جائے.

اور جہاد بالمال اور جہاد بالنفس کی اہمیت کو بھی سمجھا جائے.

میرے بھائی آپ کو علم ہونا چاہیے کہ دعوت اور جہاد میں جمع کرنا کوئی مشکل نہیں، ان میں سے ہر ایک کا ایک وقت اور طریقہ ہے، بلکہ مسلمان مجاہدین جنہوں نے علاقے فتح کیے تھے وہی معرکہ سے قبل دعوت کا کام کرتے تھے، اور جب وہ کوئی علاقہ فتح کر لیتے تو وہاں کے باشندوں کو دعوت الی اللہ دیتے، اور انہیں دینی تعلیم دیتے.

اور جب جہاد کا وقت نہ ہو اور کوئی معرکہ نہ ہو رہا ہو تو اور کوئی میدان مفتوح نہ ہو تو دعوت وتبلیغ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، بیوی بچوں اور اہل عیال اور رشتہ داروں اور محلہ داروں اور پڑوسیوں اور عام مسلمانوں اور غیر مسلموں کو حکمت اور اچھے طریقہ سے دعوت دینی چاہیے، اور ان کے ساتھ بات چیت اور جدال بھی بہتر انداز میں ہونا چاہیے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنے محبوب اور پسندیدہ اور رضامندی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

واللہ اعلم